ترجمۃ القرآن الکریم

اطمینان قلب

(قسط ۱)

﴿الذین امنو وتطمئن قلوبھم بذکر اللہ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب﴾ (الرعد آیت ۲۸) ''جو لوگ ایمان لائے ان کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں۔ یاد رکھئے اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو تسلی حاصل ہوتی ہے۔''

قارئین کرام! مذکورہ بالا آیت کریمہ میں انسان کی تمام پریشانیوں' بے چینیوں کا علاج ذکرِ الٰہی میں بتلایا گیا ہے۔ حقیقتاً ذکرِ الٰہی سے ہر دل کو اطمینان اور سکون قلب کی دولت حاصل ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم کے متعدد مقامات میں ذکرِ الٰہی کی اہمیت کا بار بار تذکرہ کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل آیات سے واضح ہے۔ سورۃ العنکبوت کی آیت ۴۵ میں اللہ رب العزت کا ارشاد ہے ﴿ولذکر اللہ اکبر﴾ ''کہ اللہ کا ذکر ہر چیز سے بڑا (افضل) ہے۔''

اور سورۃ البقرۃ آیت ۱۵۲ میں فرمایا ﴿فاذکرونی اذکرکم﴾ ''پس تم مجھے یاد کرو' میں تمہیں یاد کروں گا۔''

سورۃ الاعراف آیت ۲۰۵ میں حکم ربانی ہے ﴿واذکر ربک فی نفسک تضرعا وخیفۃ ودون الجھر من القول بالغدو والاصال ولا تکن من الغافلین﴾ یعنی ''اپنے رب کو اپنے دل میں صبح وشام گڑگڑاتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے یاد کرو نہ کہ اونچی آواز سے اور اہلِ غفلت میں سے مت ہونا۔''

ذکرِ الٰہی کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ اللہ رب العزت نے جہاد کے موقعہ پر کثرت ذکر کا حکم دیا۔ جیسا کہ سورۃ الانفال کی آیت ۴۵ میں اہل ایمان کو مخاطب کیا گیا ﴿یا ایھا الذین امنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون﴾ یعنی ''اے ایمان والو! جب تم کسی مخالف فوج سے ملاقات کرو (لڑائی کرو) تو ثابت قدم رہو اور کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کیجئے تاکہ تمہیں کامیابی حاصل ہو۔''

علاوہ ازیں سورۃ الاحزاب میں بھی اللہ رب العزت نے اہلِ ایمان کو حکم دیا ہے فرمایا ﴿یاایھا الذین امنو اذکروا اللہ ذکرا کثیرا وسبحوہ بکرۃ واصیلا﴾ (آیت ۴۱) ''اے ایمان والو! اللہ کو کثرت سے یاد کرو اور صبح وشام اس کی پاکیزگی بیان کرو۔''

سورۃ الاحزاب آیت ۳۵ میں کثرت کے ساتھ ذکر کرنے والوں کو اجر عظیم اور مغفرت کی خوشخبری دی گئی ہے جیسا کہ فرمایا ﴿والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات اعداللہ لھم مغفرۃ واجرا عظیما﴾ ''اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں' اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے بخشش اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔''

قارئین کرام! مذکورہ بالا تمام آیات میں اللہ کے ذکر کی تاکید اور حکم ہے۔ ذکر سے مراد ایسے اعمال کی پابندی ہے' جن کو اللہ نے انسان کیلئے ضروری قرار دیا ہے' یا جن سے اس کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ یہ ذکر زبانی بھی ہے۔ جیسے کہ اللہ کی تسبیح وتحمید وتکبیر اور اس کی جلالت وعظمت کا ذکر' یہ ذکر دل سے بھی ہوتا ہے' یعنی انسان کائنات کے ذرے ذرے میں پھیلی ہوئی ان نشانیوں اور دلائل پر غور وفکر کرے' جن سے اللہ کی ذات وصفات کی معرفت اور ان کا ادراک حاصل ہوتا ہے اور یہ ذکر اعضاء کے ذریعے سے بھی ہوتا ہے' جیسے انسان اللہ کی اطاعت وعبادت میں اپنے آپ کو مشغول رکھے۔ نماز پڑھے' روزے رکھے' حج کرے' زکوٰۃ دے' صدقہ وخیرات کرے وغیرہ۔ اللہ کے ذکر اور یاد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جب انسان اپنی زبان' قلب اور اعضاء وجوارح سے اللہ کا ذکر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر رحمت نازل فرماتا ہے۔ مشکلات میں اس کی راہنمائی فرماتا ہے اور اس کی کوتاہیوں سے درگزر فرماتے ہوئے اسے اطمینان قلب اور سکون دل کی عظیم الشان دولت نصیب فرماتا ہے اور یہ دولت صرف اور صرف ذکرِ الٰہی سے حاصل ہوتی ہے' نہ کہ موسیقی اور گانے بجانے کا شوق پورا کرنے سے اور نہ ہی حلال وحرام کی تمیز کئے بغیر دولت کے انبار لگا لینے سے اور نہ ہی رقص وسرور کی محفلیں سجانے سے اور نہ ہی نشہ آور دواؤں کے استعمال سے۔ دل کا اطمینان اور سکون صرف اور صرف ذکرِ الٰہی میں مضمر ہے۔ جیسا کہ اللہ احکم الحاکمین کا فرمان نقل کیا جا چکا ہے۔ ﴿الا بذکر اللہ تطمئن القلوب﴾ ''اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنا ذکر کثرت کے ساتھ کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔'' (آمین)

ترجمۃ الحدیث

ذکرِ الٰہی کی فضیلت

(قسط ۱)

﴿عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال مثل الذی یذکر ربہ والذی لا یذکرہ مثل الحی والمیت﴾ (رواہ البخاری' کتاب الدعوات' باب فضل الذکر)

﴿وفی روایۃ قال مثل البیت الذی یذکر اللہ فیہ والبیت الذی لا یذکر اللہ فیہ مثل الحی والمیت﴾ (صحیح مسلم' باب استحباب صلاۃ النافلۃ فی بیتہ)

''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس شخص کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور جو یاد نہیں کرتا' زندہ اور مردہ شخص کی مثال ہے اور دوسری روایت میں (جسے حضرت امام مسلم رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے) آپ نے فرمایا اس گھر کی مثال جس میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے اور اس گھر کی جس میں اللہ کا ذکر نہیں کیا جاتا' زندہ اور مردہ کی مثال ہے۔''

قارئین کرام! مذکورہ بالا دونوں احادیث میں ذکرِ الٰہی کرنے والوں اور نہ کرنے والوں کا مقام مثال سے واضح کیا گیا ہے' کہ جو انسان اللہ کا ذکر کرتا ہے' وہ گویا زندہ انسان ہے اور اس کا دل زندہ ہے اور جو انسان اللہ کا ذکر ترک کر دیتا ہے' تو ترک ذکر موت کی طرح ہے' جس طرح انسان پر موت طاری ہو جائے تو اس کے بعد وہ کوئی عمل نہیں کر سکتا' اس طرح اللہ کے ذکر سے غفلت برتنے والا اللہ تعالیٰ سے اتنا دور ہو جاتا ہے کہ وہ ایسا کوئی کام نہیں کر پاتا' جس سے اسے نفع ہو اور اللہ اس سے خوش ہو جائے۔ اس طرح رسول اللہ ﷺ نے اس گھر کو زندہ انسان کا گھر قرار دیا ہے' جس میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہو اور جس گھر میں اللہ کا ذکر نہ کیا جاتا ہو وہ مردہ انسان کی طرح ہے۔

مذکورہ احادیث کی مثال سے ذکرِ الٰہی کی فضیلت واہمیت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں متعدد احادیث رسول ﷺ میں ذکرِ الٰہی کا مقام ومرتبہ اور فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اختصاراً دو احادیث کا مزید ذکر کیا جاتا ہے۔ ﴿عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ سبق المفردون قالوا وما المفردون یا رسول اللہ ﷺ قال الذاکرون اللہ کثیراً والذاکرات﴾ (صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء) ''حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مفردون سبقت لے گئے' صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ مفردون کون ہیں؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور کثرت سے ذکر کرنے والی عورتیں۔''

معلوم ہوا کہ کثرت ذکر کا اہتمام کرنے والے مرد اور عورتیں قیامت کے دن اجر وثواب میں سب سے آگے ہوں گے۔ ذکرِ اللہ کی فضیلت مندرجہ ذیل حدیث سے بھی واضح ہوتی ہے۔ اختصار کی غرض سے صرف ترجمہ ومفہوم پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ ''حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسے عمل کی خبر نہ دوں' جو تمہارے اعمال میں سب سے بہتر' تمہارے آقا ومولیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ اور تمہارے درجات میں سب سے زیادہ اضافہ کرنے والا اور تمہارے لئے (اللہ کی راہ میں) سونا چاندی خرچ کرنے سے بھی بہتر اور اس سے بھی بہتر ہے کہ تم اپنے دشمن سے مقابلہ کرو اور تم ان کی گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں ماریں؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں (ضرور بتایئے) آپ نے فرمایا وہ عمل اللہ کا ذکر ہے۔ (جامع ترمذی' ابواب الدعوات)

مذکورہ حدیث میں بھی اللہ کے ذکر کی فضیلت کا بیان ہے' کیونکہ ہر عمل خیر کی بنیاد اللہ کا ذکر اور اس کی بارگاہ میں اخلاص ونیاز مندی کا اظہار ہے۔ اس کے بغیر بڑے سے بڑا عمل بھی بیکار ہے۔ اس لئے اللہ کے ذکر سب سے اعلیٰ' ارفع اور افضل عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو زیادہ سے زیادہ ذکر کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین۔